کیسی کیسی لکیریں ہیں .....

کیسی کیسی لکیریں ہیں مٹی کی دیوار پر
جیسے باتیں مفصّل ہوں
اور وقت ہو مختصر
جیسے لفظوں کے انبار
تخلیق کی آنچ سے بے خبر
جیسے قامت کو چُھونے کی خواہش میں
جلتے ہوئے بال و پر
جس طرح ہنستا بستا ہوا
پھر بھی خالی بہت کوئی گھر
جیسے معصوم بچے کے چہرے پہ
محرومیت کا اثر
ایک تازہ کلی
جیسے سُوکھی لرزتی ہوئی شاخ پر
موت کی منتظر آنکھ میں
جیسے جینے کا ڈر
سرد پانی کے تھوڑے سے چھینٹے
اُداسی کے جنگل میں بڑھتی ہوئی آگ پر

اپنے چہرے پہ آنکھیں بناؤ مرے نقش گر!